فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۱ احسان ۱۳۳۸ ہش ۱۱ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۳۷

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ آجکل حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ اور آپ بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"آج صبح طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر معلوم ہوتی ہے اگرچہ ہلکی بے چینی ہے"

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مری ۱۰ جون ۸ بجے صبح (بذریعہ فون)۔ کل مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء کو حضور اقدس کی طبیعت گو عام طور پر بہتر رہی مگر بے چینی کی تکلیف بار بار ہو جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے فکر رہا۔ رات نیند وقفوں کے ساتھ آئی۔ اب صبح کے وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر معلوم ہوتی ہے اگرچہ ہلکی بے چینی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ تا اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل اور قدرت سے حضور کو تمام عوارض سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور بے حد لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے صبح۔ مری ۱۰ جون ۱۹۵۹ء

اسلام و احمدیت کے سچے فدائی اور سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۱۰ جون۔ یہ خبر جماعت میں نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سابق امام مسجد لنڈن و ناظر بیت المال محترم جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کل مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء بروز سہ شنبہ سوا تین بجے بعد دوپہر تقریباً ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج مورخہ ۱۰ جون بروز چہارشنبہ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ سے ملحق میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ کرام صدر انجمن احمدیہ کے ممبران افسران صیغہ جات اور کارکنان ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں کے ممبران اسٹاف اور طلبہ نیز دیگر مقامی احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں نعش کو آپ کی شاندار خدمات سلسلہ کے پیش نظر قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم جناب شمس صاحب نے دعا کرائی۔

محترم خان صاحب اسلام و احمدیت کے سچے فدائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خادم تھے آپ نے ۱۹۲۶ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد تقریباً ۲۷ سال تک صدر انجمن احمدیہ میں اہم عہدوں پر فائز رہ کر نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اور فالج کی شکایت کے باوجود جس کا ۱۹۴۶ء میں آپ پر حملہ ہوا تھا۔ آپ اس وقت تک خدمات بجا لاتے رہے۔ جب تک کہ مرض کی شدت اور ضعیفی نے لاچار کر دیا۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ کی ڈاک ربوہ کے پتہ پر ہی بھیجی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ڈاک کا پتہ حسب معمول

ربوہ ضلع جھنگ

ہی ہے۔ لہذا حضور ایدہ اللہ کی ڈاک حسب سابق ربوہ کے پتہ پر ہی بھیجی جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۴ جون ۱۹۵۹ء کو بروز اتوار علی الصبح منعقد ہوگا۔ بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے شریک ہو کر کامیاب ہونے والے طلباء نیز انعامات وکلرز وغیرہ حاصل کرنے والے طلباء ۱۳ جون کو یہاں پہنچ جائیں۔ تاکہ ۶ بجے شام ریہرسل میں شریک ہو سکیں۔ گون اور ہڈ کالج کی طرف سے پانچ روپے کرایہ پر ملیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

مسجد گول بازار ربوہ میں جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲ جون ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد گول بازار میں ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں علمائے سلسلہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت منشی روڑے خان صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالیں گے۔ مقامی احباب بکثرت شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ - ۱۱ جون ۱۹۵۹ء

قشر - اور - مغز

پرسوں ہم نے دعا کے متعلق لکھتے ہوئے شروع میں لکھا تھا کہ احمدیت کوئی عام صوفیانہ تحریک نہیں جس میں عجوبہ کاریوں کو زہد و تقوےٰ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ ایک خالص اسلامی تحریک ہے۔ اور قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ کے بتائے ہوئے طریقوں سے اسی دنیا میں تعلق باللہ اور قرب الٰہی کے حصول کے ذرائع واضح کرتی ہے۔ اور ترک دنیا اور مجذوبانہ زندگی کی تلقین نہیں کرتی۔ بلکہ صحیح اسلامی عبادت کے ذریعہ زہد و تقوےٰ کی چوٹی پر پہنچاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے کہ کمریں جھک جائیں۔ یا ناخن بڑھالیں۔ یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں۔ یا اپنے ہاتھ خشک کرلیں۔ اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش با خدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خدا تو کیا ملتا ہے۔ انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھ دی ہے اور وہ کشتی ہدایت وہ ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ یہ دعا اللہ تعالےٰ نے ہمیں سکھائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھلا دی لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہیں کئے۔ بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلی سورت میں اس قبولیت کا اشارہ ہے۔ جہاں فرمایا ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین یہ گویا ایسی دعوت دی ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے۔ ماحصل مطلب یہ کہ جو قوےٰ انسان کو دیئے گئے ہیں۔ اگر وہ ان سے کام لے۔ تو یقیناً ولی ہوسکتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں۔ جو نور اور صدق و وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قوےٰ سے محروم نہ سمجھے۔" (پیغام صلح ۳ رجون ۱۹۵۹ء)

اس عبارت سے احمدیت کے موقف پر روشنی پڑتی ہے۔ اور واضح ہوتا ہے۔ کہ اسلام کوئی راہبانہ طریق زندگی نہیں سکھاتا لیکن اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے۔ کہ اسلام دنیاوی نظام ہائے زندگی کی طرح محض کوئی قانونی نظام نہیں ہے۔ جو صرف اجتماعی زندگی کو متوازن رکھنے کے لئے دیا گیا ہو۔ اور قرب الٰہی کے ذرائع کو واضح نہ کرتا ہو۔

تاریخ مذہب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرور زمانہ کے ساتھ مذہب کے متعلق دو متوازی اور انتہائی خیال چلتے آئے ہیں ایک انتہا تو یہ ہے کہ بعض لوگ صرف دین کے قشر یعنے ظاہرا شریعت کو لیتے ہیں۔ اور تمام زور اس پر لگا دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ شریعت کے ظاہر کو قائم کرنا بھی نہائت ضروری ہے۔ لیکن یہ لوگ اس میں اتنی موشگافیاں کر دیتے ہیں۔ اور اتنی جندی کی چندی نکالتے ہیں۔ کہ شریعت کا حقیقی اصول اس کے گرد و غبار میں چھپ جاتا ہے جس سے حقیقی دین پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ اور حق نگاہوں سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور شریعت کی باریکیوں کے متعلق تنازعات بڑھتے بڑھتے فتنہ و فساد کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ حروف کے تلفظ اور خفیف حرکات کو بھی اتنی اہمیت دے دی جاتی ہے۔ کہ گویا وہی اصول ہیں۔ اور ذرا ذرا سی بات پر تلواریں کھنچ جاتی ہیں۔ چنانچہ خود مسلمانوں کے فرقوں میں والضالین کی ض کے تلفظ پر اور آمین بالجہر کہنے پر یا سبابہ اٹھانے نہ اٹھانے پر کشت و خون تک نوبت پہنچا دی جاتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی مساجد میں نوٹس بورڈ چسپاں کر دیئے جاتے ہیں۔ کہ یہاں فلاں فلاں طریق کے مطابق نماز پڑھنی ہوگی۔ ورنہ نتیجہ کی ذمہ داری نمازی پر ہوگی۔

یہ تو ایک صورت ہے ظاہر پرستی کی کئی دلآویز صورتیں اختیار کرتی ہے۔ اور یہ صورتیں زمانہ کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ مثلاً آجکل سیاست کا دور ہے۔ تو بعض ظاہر پرست اسلامی نظام کو بھی بعض دوسرے دنیاوی نظاموں کی اصطلاحات میں پیش کرتے ہیں۔ اور فاشزم اور اشتراکیت کی مثالیں دیکر اسلامی شریعت کو بھی ایک کلیاتی نظریہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اشتراکیت کی طرح اقتدار پر قبضہ کرکے بالجبر اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کو اسلامی طریق بیان کیا جاتا ہے۔ غرض بعض ظاہر پرستوں نے شریعت اسلامی کو جس کا ایک سرا تعلق باللہ سے جڑا ہوا ہے خالص ایک قانون جو ظاہری تواد پید اکرتا ہے بنالیا ہے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ حتیٰ کہ کلمہ طیبہ بھی روحانی معراج حاصل کرنے سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ محض فوجی ڈسپلن اور رفاہ عامہ کے طریق بن کر رہ جاتے ہیں۔ ایک صاحب نے تو یہ کمال کر دیا ہے کہ اس کے خیال میں تہجد کی نماز کا مطلب یہ تھا کہ اکابر اسلام رات کی تاریکیوں میں ملکر فوجی تدابیر سوچیں۔

یہ صحیح ہے کہ اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں کے لئے اصول دیئے ہیں۔ اور وہ زندگی کی جدوجہد کے ہر پہلو میں راہ نمائی کرتا ہے۔ لیکن ان اصولوں اور راہ نمائی کی غرض زندگی کے تمام شعبوں میں تقوےٰ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ اس طرح اسلامی شریعت کی جان تقوےٰ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ آغاز قرآن کریم میں فرماتا ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین

یعنے اسلامی شریعت جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے۔ متقین کی ہدایت کے لئے ہے۔ اگر تقوےٰ غائب ہو جائے۔ اور نری شریعت رہ جائے تو ذرا ذرا سی اختلافی حرکت پر خون خرابے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ایک پھل کا قشر بھی ہوتا ہے۔ اور مغز بھی جو اصل مدعا ہوتا ہے۔ اسی طرح شریعت کا بھی ظاہر اور باطن ہوتا ہے۔ جس کو اسلام میں تقوےٰ کہا گیا ہے مغز بے شک مدعا ہوتا ہے۔ لیکن قشر کے بغیر اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔

جب ظاہر پرستوں نے شریعت کو اس حد تک پہنچا دیا۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ تو اس کا ردّ عمل ضروری تھا۔ اور ردّ عمل کا یہ اصول ہے۔ کہ جس طرح گیند جہاں سے دیوار سے پٹکائی جائے وہیں واپس آتی ہے۔ اسی طرح اس ردّ عمل کا بھی یہ نتیجہ ہوا کہ اہل طریقت دوسرے کنارے پر جا پہنچے انہوں نے بعض صورتوں میں تو ظاہر پرستوں کو چڑانے کے لئے شریعت کا انکار کر دیا۔ اور اپنے نظریہ کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیہ کریمہ

واعبد ربک حتیٰ
یاتیک الیقین

سے یہ استدلال کیا کہ جب یقین حاصل ہو جائے تو پھر ظاہری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ شریعت کی پابندیاں صرف اس وقت تک ہیں۔ جب تک انسان کو یقین پیدا نہیں ہوتا۔ جب یہ مقصد حاصل ہو جائے تو عبادت کی ضرورت نہیں رہتی۔ حالانکہ اگر یقین کے معنے موت نہ بھی کئے جائیں۔ جو یہاں اکثر سمجھے جاتے ہیں۔ پھر بھی اس آیہ کا وہ مطلب نہیں۔ جو اس طبقہ نے نکالا ہے۔ آیہ کریمہ کا مطلب صاف ہے کہ عبادت اتنی کی جائے۔ کہ یقین کا درجہ حاصل ہو جائے آیہ میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس کا یہ مفہوم نکلتا ہو کہ یقین حاصل ہو جانے کے بعد عبادت کی ضرورت نہیں رہتی۔ انسانی فطرت پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو مقام عبادت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے بھی عبادت کی ضرورت ہے۔

خیر ہم یہاں جو بات واضح کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ مغز والوں یا طریقت والوں نے بھی یکطرفہ مبالغہ کیا۔ اور شریعت کو نظر انداز کر دیا۔ اور غیر مسنون حرکات شروع کر دیں۔ چلہ کشیوں وغیرہ کو مقصد حیات بنا لیا اور اسلام کے بتائے ہوئے صراط مستقیم کو چھوڑ کر خیالی ویرانوں اور بیابانوں میں آوارہ ہو گئے۔ اور آزاد

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایر آرٹس داخلہ ۱۱ رجون ۱۹۵۹ء سے شروع ہوگا۔ اور ۲۰ رجون تک جاری رہے گا۔ امیدوار طالبات کے فارم داخلہ معہ کیریکٹر اور پرووِژنل سرٹیفکیٹ دفتر ہٰذا میں پہونچ جانے چاہئیں۔ انٹرویو مقررہ تاریخوں میں ۸ بجے سے ۹ بجے قبل دوپہر ہوا کرے گا۔ فارم داخلہ کالج آفس سے دستیاب ہو سکتے ہیں

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

حج بیت اللہ ــــ اور ــــ اس کے فوائد

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

سورۂ حج کے چوتھے رکوع کی تفسیر میں حضور فرماتے ہیں :-

اِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے حج بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے ۔ جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے ۔ اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا ۔ ایک دوسرے کے رسم و رواج ، ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں ۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلافِ زبان ، اختلافِ عقائد ، اختلافِ رنگ و نسل ، اختلافِ خیالات اور اختلافِ آب و ہوا کے ہم اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لئے تیار ہیں ۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں ۔ اور جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہو گی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے ۔ یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے ۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی ۔

ان کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خدا تعالےٰ نے اسلام کو پھیلا دیا ۔ بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب و گیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سنتے تھے ۔ اور آواز دینے والے کو ہر قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے آج دنیا کے کونوں کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے ۔ وہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں ۔ کہ کہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ۔ جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ دُور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی ۔ اور وہ مکہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا ۔ اور جنہیں اس سرزمین میں لا الٰہ الّا اللہ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اسی مکہ مکرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اللہ اکبر اللہ اکبر ۔ لا الٰہ الّا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد جاری ہے ۔ اور وہ لبیک اللّٰھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک کہتے جا رہے ہیں ۔ گویا اس وقت خدا تعالےٰ ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے ۔ اور وہ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں ۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں ۔ صرف تو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے ۔ اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں ۔ پس مکہ مکرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی عبادت کریں ۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں ۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں ۔ گویا حج دنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دَوڑ رہا ہے ۔ اب بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکہ مکرمہ میں جمع ہیں ۔ اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے ۔ جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے ۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں ۔ اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رگ پھڑک رہی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے ۔ بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے ۔ مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا ۔ اور صاحبِ استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز و اقرباء کی قربانی کا سبق سیکھیں ۔ کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے ۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں ۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت پیدا ہو ۔ اور اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے ۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا ۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالےٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دیدیا ۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی ۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے ۔ چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اس نے حج کیا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے گا ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے ۔ جیسے وہ فرماتا ہے ۔ ماخلقتُ الجنّ والانس الّا لیعبدون ۔ کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کیلئے پیدا کیا ہے ۔ پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اس نے پوری کر لی ۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ حج کیا ہے ؟ خدا تعالےٰ کی رویت اور اس کا دیدار ۔ مگر اس کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا ۔ تاکہ جسم کے ذریعہ روح کی بھی حفاظت ہوتی رہے ۔ پھر حج اس سچے اخلاص کے واقعہ کو بھی تازہ کرتا ہے جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آ رہے ہیں ۔ اُور کی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا (دیکھو پیدائش باب ۱۱ ۔ آیت ۲۸) اس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی جن کا رات دن مشغلہ خدا کا شریک بنانا اور بتوں کی پرستش کرنا تھا ۔ مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لے کر پیدا ہوا تھا ۔ اور وہ بچپن ہی سے بتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا ۔ جب دنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اس کے طوفانِ ضلالت کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اپنا بنائے تو اس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیمؑ کو چُنا ۔ (پیدائش باب ۱۱ ۔ آیت ۳۱) اور اسے اپنے فضل سے ممسوح کیا ۔ اور اسے کہا کہ اے ابراہیم ! جا اور اپنے بیٹے کو قربان کر تاکہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے ۔ نیکی اور تقویٰ کی پنیری ۔ اور ایک چشمہ پھوڑا جائے ، پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا ۔ بہت اچھا میں تیار ہوں ۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا اس وادیٔ غیر ذی زرع میں لا کر چھوڑ دیا جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا ۔ ایسی پُر خطر اور بھیانک وادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو چھوڑا ۔ تاکہ خدا کا ذکر بلند ہو اور اس کی کھوئی ہوئی عظمت دنیا میں پھر قائم ہو ۔ صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اس ماں اور بچے کو دے گئے جن کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اس جنگل میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے ۔ پھر سوائے ریت کے ذرّوں اور آفتاب کی چمک کے اور کوئی چیز میری بیوی اور بچے کے لئے نہیں ہو گی ۔ یہ سوچتے ہی ان پر رقت طاری ہو گئی اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے ۔ حضرت ہاجرہؓ ان کی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی پھڑپھڑاہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں ابراہیمؑ تم ہمیں کہاں چھوڑے چلے ہو ۔ یہاں تو پینے کے لئے پانی تک نہیں اور کھانے کے لئے کوئی غذا نہیں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دینا چاہا مگر رقت کی وجہ سے آواز نہ نکل سکی ۔ تب حضرت ہاجرہؓ نے کہا کہ کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی سے ؟ اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے جس کے معنے یہ تھے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں ۔ اس جواب کو سُن کر یقین اور ایمان سے پُر ہاجرہؓ ۔ جو ابھی جوانی کی عمر میں تھی اور جس کا ایک ہی بیٹا تھا ۔ جو اس وقت موت

تنگ ہو رہا تھا۔ فوراً رُک گئی۔ اور کہنے لگی اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آخر پانی ختم ہوا۔ غذا ختم ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ حضرت ہاجرہؑ اپنے بچے کی تکلیف کو نہ دیکھ کر جو بھوک سے تڑپ رہا تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں۔ یا شاید کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد تک انسانی نظر کام کر سکتی تھی دیکھا مگر انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ اسی گھبراہٹ میں اتریں۔ اور دوڑتی ہوئی دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی کرب و اضطراب کی حالت میں حضرت ہاجرہؑ سات دفعہ دوڑیں۔ اور آخر اُن کا دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہوگا۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؑ! خدا نے تیرے بچے کے لئے سامان پیدا کر دیا ہے۔ جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہ واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک چشمہ اُبل رہا ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس کو چاہ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم درحقیقت اس گیت کو کہتے ہیں جو خوشی میں گایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے حضرت ہاجرہؓ نے اس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا۔ کیونکہ اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہ کی نجات کی خوشی میں ان کے لئے شکریہ میں گانے کا موقع پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح انتظام کر دیا۔ اب غذا کی فکر تھی۔ اتفاقاً ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اسی جگہ آ پہنچا۔ جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں۔ قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی۔ انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں رہیں گے۔ آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت دے دیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت دیدی اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر رہنے لگے۔ اور پیشتر اس کے کہ اسمٰعیل جوان ہوتا خدا نے اُسے بادشاہ بنا دیا (بخاری کتاب بدء الخلق)

آج تک حج کے ایام میں حضرت ہاجرہؓ کے اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور مروہ پر ہر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقش قدم پر چلنے کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے لئے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔

پس حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے۔ اور مناسک حج کو پوری طرح بجا لاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں۔

پھر حج سے مسلمانوں کے اندر مرکزیت کی روح بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور انہیں اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور و فکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور ان کو اخذ کرنے کا انہیں موقع ملتا ہے۔ اور باہمی اخوت اور محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو اُن کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ میں سمجھتا ہوں آجکل کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے۔ کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ کبھی حج کے لئے نہیں جاتے۔ اور جو لوگ حج پر جاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ میں جب حج کے لئے گیا تو ایک حاجی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ حضرت نانا جان صاحبؓ مرحوم میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے اسے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تھا تو تم حج کے لئے آئے کیوں؟ وہ کہنے لگا میرے پاس بہت روپے تھے مگر سب خرچ ہو گئے۔ حضرت نانا جان مرحومؓ نے پوچھا کہ کتنے روپے تھے۔ وہ کہنے لگا جب میں بمبئی پہنچا تھا تو میرے پاس پینتیس ۳۵ روپے تھے۔ اور میں نے ضروری سمجھا کہ حج کر آؤں۔ تو وہ پینتیس روپوں کو ہی بہت سمجھتا تھا۔ مگر مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ۳۵ ہزار بلکہ ۲، ۳۵ لاکھ روپے رکھتے ہیں اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہیں جاتے لیکن غرباء میں بہت حاجی نظر آتے ہیں۔ ایک شخص ساری عمر تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرتا رہتا ہے۔ اور جب چند سو روپیہ اس کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ تمام عمر کا اندوختہ لے کر حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اسی روپیہ پر اس کے بیوی بچوں کی آئندہ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ وہ اگر اس روپے سے اچھے بیل خرید لے یا کچھ ایکڑ زمین لے لے تو اس کے بیوی بچوں کیلئے سہولت پیدا ہو سکتی ہے لیکن وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور روپیہ اٹھاتا اور حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ تو امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہے۔ کیونکہ وہ حج میں سب سے زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ملازم ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پنشن لے کر حج کو جائیں گے لیکن یہ خیال نہیں کرتے کہ پنشن پانے کے بعد زندگی بھی پائیں گے یا نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پنشن لینے کے بعد ایسے بیمار پڑتے ہیں کہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ حج کو جا سکیں۔ پنشن تو گورنمنٹ دیتی ہی اسی وقت ہے جب اچھی طرح نچوڑ لیتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ پھر بعض لوگ کاروبار کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگلے سال جائیں گے پھر اس سے اگلے سال کا ارادہ کر لیتے ہیں حالانکہ دنیا کے کام تو ختم ہوتے ہی نہیں اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو جلدی حج کر لینا چاہیئے۔

میں جب تعلیم کے لئے مصر گیا تو ارادہ تھا کہ حج بھی کرتا آؤں گا۔ مگر پختہ ارادہ نہ تھا کہ اسی سال حج کروں گا۔ یہ بھی خیال آتا تھا کہ واپسی پر حج کرونگا جب میں بمبئی پہنچا تو وہاں نانا جان صاحب مرحومؓ بھی آئے وہ براہ راست حج کو جا رہے تھے اس پر میرا بھی ارادہ پختہ ہو گیا کہ اسی سال ان کے ساتھ حج کروں۔ جب پورٹ سعید پہنچے تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر حج کی نیت ہے تو کل ہی جہاز میں سوار ہو جاؤ کیونکہ یہ آخری جہاز ہے گو حج میں ابھی دس پندرہ روز کا وقفہ تھا مگر فاصلہ بھی وہاں سے قریب ہے اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ ابھی اور کئی جہاز حاجیوں کے مصر سے جدہ جائیں گے۔ میرے ساتھ عبدالحی صاحب عرب بھی تھے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ اگلے جہاز پر چلے جائیں گے۔ مگر مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر نیت ہے تو اسی جہاز سے جاؤ ورنہ جہازوں میں روک پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے میں نے چلنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ وہاں جو ایک دو اصحاب واقف ہوئے تھے وہ بھی کہنے لگے کہ ابھی تو کئی جہاز جائیں گے۔ قاہرہ اور اسکندریہ وغیرہ دیکھتے جائیں۔ اتنی دور آ کر ان کو دیکھے بغیر چلے جانا مناسب نہیں مگر میں نے کہا مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کل نہ جانے سے حج رہ جانے کا خطرہ ہے اس لئے میں تو ضرور جاؤں گا چنانچہ اس جہاز ران کمپنی سے گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا تھا۔ اس جھگڑے نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ وہ جہاز آخری ثابت ہوا۔ اور کمپنی والے اس سال حاجیوں کے لئے کوئی اور جہاز نہ لے گئے۔

غرض کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اُسے پورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی کوشش کریں مگر حج میں بھی جب تک تقویٰ اور خشیۃ اللہ کو مدنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ میں جب حج کرنے کے لئے گیا۔ تو سورت کے علاقہ کے ایک نوجوان تاجر کو میں نے دیکھا کہ جب وہ منیٰ کی طرف جا رہا تھا تو بجائے ذکر الٰہی کرنے کے اردو کے نہایت ہی گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ جب میں واپس آیا تو جس جہاز میں میں سفر کر رہا تھا اسی جہاز میں وہ بھی واپس آ رہا تھا ایک دن میں نے موقعہ پا کر اس سے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ حج کرنے کیوں آئے تھے۔ میں نے تو دیکھا ہے کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے بھی ذکر الٰہی نہیں کر رہے تھے۔ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں حاجی کی دوکان سے سودا زیادہ خریدا کرتے ہیں۔ جہاں ہماری دکان ہے اس کے بالمقابل ایک اور شخص کی دوکان بھی ہے وہ حج کر کے گیا اور اس نے اپنی دکان پر حاجی کا بورڈ لگا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے گاہک بھی ادھر جانے لگ گئے یہ دیکھ کر میرے باپ نے مجھے کہا کہ تو بھی حج کر آ تا کہ واپس آ کر تو بھی حاجی کا بورڈ اسی دوکان پر لگا سکے۔ اب بتاؤ کیا اس کا حج اس کے لئے ثواب کا موجب ہوا ہوگا۔ ثواب کا تو کیا سوال ہے اُس کا حج اس کے لئے یقیناً گناہ کا موجب ہوا ہوگا۔ پس انسان کو اپنے تمام کاموں میں ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا کام کرنے میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھے ورنہ وہی نیکی اس کیلئے ہلاکت اور عذاب کا باعث بن جائے گی۔ بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا لوگوں میں اعزاز بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اُسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی ضائع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا کسی ریل کے اسٹیشن پر کوئی اندھی بڑھیا گاڑی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے پاس کوئی کپڑا بھی نہ تھا سوائے ایک چادر کے جو اس نے پاس رکھی ہوئی تھی تا کہ جب گاڑی میں بیٹھے تو بعد تیز ہوا کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو اوڑھ لے۔ اس نے وہ چادر پاس رکھی ہوئی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ اسے ٹٹول لیتی تھی ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور اس نے سوچا کہ یہ تو اندھی ہے اور پھر اندھیرا بھی ہو چکا ہے۔ رات ہے اگر میں یہ چادر اٹھالوں تو نہ اس کو پتہ لگے گا اور نہ پاس کے لوگوں کو پتہ لگے گا۔ اس پر اس نے چپکے سے وہ چادر کھسکالی۔ بڑھیا چونکہ بار بار اسے ٹٹولتی تھی اسے پتہ لگ گیا کہ کسی نے چادر اٹھالی ہے۔ اس نے جھٹ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اے بھائی حاجی میری چادر دے دو میں اندھی غریب ہوں اور میرے پاس اور کوئی کپڑا نہیں۔ وہ شخص فوراً واپس ہوا اور اس نے چادر آہستہ سے اس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور کہنے لگا مائی میں تو بتا تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ میں حاجی ہوں۔ وہ بڑھیا کہنے لگی بیٹا! ایسے کام سوائے حاجیوں کے اور کوئی نہیں کر سکتا میں اندھی کمزور اور غریب ہوں۔ سردی کا موسم ہے اور میں بالکل اکیلی ہوں۔ ایسی حالت میں میرا ایک ہی کپڑا چرانے کی کوئی عادی چور بھی جرأت نہیں کر سکتا یہ ایسا کام ہے جسے حاجی ہی کر سکتا ہے۔

غرض حج کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھے اور اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ حج کے لئے جاتا ہے تو وہ ایمانوں کے ڈھیر لے کر واپس آتا ہے۔ اور اگر وہ اخلاص کے بغیر جاتا ہے تو وہ اپنے پہلے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

یوم خلافت کی تقریب پر

——— مختلف مقامات پر جلسے ———

ملیانوالہ

جماعت احمدیہ ملیانوالہ میں ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء بروز بدھ یوم خلافت منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہُوا۔ چوہدری شریف احمد صاحب نے الفضل کے خلافت نمبر سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کا پُر معارف کلام کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں پڑھ کر سنایا۔

جلسہ کے اختتام پر حضور کی صحت اور عمر درازی کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار فضل الدین احمدی لدھیانوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ

کوئٹہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں زیر صدارت حاجی فیض الحق خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہُوا جو مکرم ماسٹر عبد الکریم صاحب نے کی بعدہٗ محمد افضل صاحب عابد نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے آیت استخلاف و خلافت حقہ احمدیہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے۔ اس بات کو وضاحت سے بیان کیا کہ اسلام اور احمدیت کی آئندہ ترقیات کا راز خلافت حقہ احمدیہ میں مضمر ہے۔

بعدہٗ مکرم محمد شفیع صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ اکمل صاحب کی نظم سنائی ان کے بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان کارناموں پر روشنی ڈالی جن کے ذریعہ مختلف مشکل مراحل پر مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ ان کے بعد مکرم محمد عیسےٰ جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اس مدعا کو ثابت کیا کہ سلسلہ احمدیہ میں قیامت تک خلافت جاری و ساری رہے گی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی جماعت نے "برکات خلافت" کے موضوع پر مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ اپنی تقریر میں مکرم چوہدری صاحب نے بتایا کہ نبی کا کام تخم ریزی کرنا ہوتا ہے اور خلفاء کا کام یہ ہے کہ وہ اس بستان کی حفاظت کرتے اور نبی کے نقش قدم پر چل کر اس کی آمدہ تعلیم کو پھیلاتے ہیں ان کے بعد مکرم حاجی فیض الحق خان صاحب نے مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کا ایک چھوٹا سا مضمون احباب کو پڑھ کر سنایا۔ جس میں بڑی عمدگی کے ساتھ انسانی جسم کی بڑی دلچسپ مثالیں دے کر یہ بات سمجھائی گئی تھی کہ جس طرح تمام جسم کا سردار دماغ ہوتا ہے اسی طرح سے جماعت کا سردار خلیفہ وقت ہوتا ہے اور جس طرح تمام جسم کے اعضاء کو دماغ کنٹرول کرتا ہے۔ اور انہیں حکم دیتا ہے۔ اور تمام اعضاء اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی کامل اطاعت کریں۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں خلافت کی اہمیت کو بدلائل ثابت کیا۔

بعدہ مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں حاضرین جلسہ نے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے پرسوز دعا کی اور یہ مبارک جلسہ اختتام پذیر ہُوا۔

شیخ محمد حنیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد

ڈھاکہ

ڈھاکہ انجمن احمدیہ یوم خلافت ۳۱ مئی بروز اتوار بعد نماز عصر منایا گیا۔ جلسہ محترم صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم علی الترتیب قمر الاسلام صاحب اور سلیمان اسماعیل صاحب نے کی۔ سب سے قبل خاکسار نے خلافت حقہ اسلامیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم عبد الرزاق صاحب نے بنگلا زبان میں تقریر کی۔ آپ کے بعد شیخ محمد حسین صاحب نے خلافت اولیٰ کے قیام کے چشم دید حالات بیان فرمائے۔ ڈپٹی خلیل الرحمن صاحب خادم نے اس موضوع پر تقریر کی کہ روحانیت کے قیام کے لئے خلافت کا وجود ضروری ہے۔ آپ کے بعد محترم میاں صاحب نے اپنی تقریر میں قدرت ثانیہ کے ظہور اور خلافت کی اہمیت کو بیان کیا اور حضور پرنور کی لمبی اور کامیاب زندگی اور صحت کے لئے دعا کی حاضرین کو اپیل کی۔ جلسہ دعا پر برخاست ہوا (محمد اجمل شاہد، مربی سلسلہ)

نواب شاہ

نواب شاہ جماعت احمدیہ نے خدا تعالےٰ کے فضل و احسان سے بروز جمعہ بوقت ۲½ بجے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا جس میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو واضح طور پر مختلف تقاریر اور مضامین میں پیش کیا گیا۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا کی گئی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نواب شاہ)

سکھر

مورخہ ۳۱/۵/۵۹ بروز اتوار یوم خلافت کا جلسہ زیر صدارت محترم میر حمید اللہ صاحب منعقد ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منیر الدین صاحب احمد نے کی۔ خلافت کے متعلق ایک نظم عزیزم مظفر احمد سلمہٗ ابن محترم حکیم خلیل احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت بیان فرمائی۔

خاکسار نے سیدی حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ منیر الدین صاحب احمد نے "سچے خلفاء کی پہچان از روئے قرآن مجید" کے عنوان پر ایک تقریر فرمائی۔

قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "تحریک دعا" کے خاص نہایت تضرعانہ لہجے میں پڑھ کر سنائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا

خاکسار ارشاد علی خاں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سکھر سندھ)

گوجرخان

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ کو یوم خلافت کے سلسلہ میں خواجہ عبد الواحد صاحب کے مکان پر جلسہ زیر صدارت مکرم جناب خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ پریذیڈنٹ جماعت ٹھیک آٹھ بجے شب شروع ہُوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم مولوی محمد شفیع صاحب معلّم وقف جدید نے کی۔ اسکے بعد مکرم شیخ محمد ایاز صاحب نے نظم پڑھی۔ خلافت کے بارہ میں شیخ محمد امین صاحب نے رسالہ خالد میں سے ایک مضمون پڑھا۔ خلافت سے متعلق جناب بابا نانک صاحب کی ایک عظیم الشان پیشگوئی مکرم خان عبد الوحید خاں صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے نظم حضرت امیرالمومنین کا پیغام پڑھ کر سنائی۔ خواجہ طیب ظہور بٹ اور خواجہ عبد الواحد صاحب نے خلافت کے بارہ میں تقریریں کیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت واضح کی خاکسار کے بعد مولوی محمد شفیع صاحب معلّم وقف جدید نے تقریر کی۔

آخر میں مکرم جناب پریذیڈنٹ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

(خاکسار شیخ حبیب اللہ بنگوی سکرٹری اصلاح و ارشاد)

بنی سرروڈ

جماعت احمدیہ بنی سرروڈ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم پریذیڈنٹ صاحب منعقد ہُوا۔ کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو کہ رفیق احمد صاحب بھٹی نے کی۔ اس کے بعد حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم نہایت رقت آمیز لہجہ میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ قمر احمد صاحب نے خلافت کے متعلق ایک مضمون پڑھا۔ اور خاکسار نے ایک غیر احمدی دوست کی نظم جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بلند شان کے متعلق تھی پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد امین احمد صاحب بھٹی نے تقریر کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے کارہائے نمایاں میں سے چند ایک بیان کئے اور خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون پڑھ کر سنایا اور دعا کی تحریک کی۔ اسکے بعد حضور ایدہ اللہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہُوا۔

(ایم غلام رسول سیکرٹری تعلیم بنی سرروڈ)

سانگھڑ

مورخہ ۲۹/۵/۵۹ بعد اذان جمعہ جلسہ یوم خلافت زیر صدارت جناب پیر ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عبد اللطیف صاحب نے کی اور بعدہٗ محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک نظم خلافت کے بارے میں پڑھی۔ بعد ازاں بابو محمد اسلم صاحب بلی نے مضمون پڑھا جس کا عنوان تھا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلافت یعنی قدرت ثانیہ کا ظہور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا لکھا ہوا مضمون اخبار الفضل سے پڑھ کر محمد سلیم ناصر صاحب نے سنایا۔ آخر میں آیت استخلاف پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تحریر کردہ اقتباس از تفسیر کبیر صاحب صدر نے حاضرین کو پڑھ کر سنائے اور بعد دعا جلسہ برخاست ہُوا۔

([illegible] سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

تصحیح: مورخہ ۹ جون ۱۹۵۹ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر "اذکروا موتٰکم بالخیر" کے زیر عنوان محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ لائبیریا کے جو حالات زندگی شائع ہوئے ہیں ان پر سہواً مضمون نگار صاحبہ کا نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ مضمون مکرم میاں عبد الحکیم صاحب صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور کا تحریر کردہ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

غرباء کیلئے غلّہ کا انتظام اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریکات اپنے اندر ایک دوامی رنگ رکھتی ہیں۔ اور ان کی تعمیل جماعت کے لئے ہمیشہ موجب صد برکات رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایسی تحریکات میں سے ایک تحریک ۲۲ر مئی ۱۹۴۲ء کی ہے۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ:

"جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا خوف ہے کھڑے ہو جائیں اور غرباء کے لئے غلّہ بطور چندہ دیں۔" اس تحریک کی تفصیل بیان کرنے پر حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلّہ میں سے غرباء کے لئے غلّہ نکالیں۔ زکوٰۃ چالیسویں حصہ کی ہوتی ہے۔ پس اگر کسی نے دس من غلّہ لیا ہو تو وہ اس میں سے دس سیر غلّہ غرباء کے لئے نکالے اور دس سیر غلّہ کا بوجھ قطعاً ایسا نہیں جو کسی کے لئے ناقابلِ برداشت ہو۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتیں خشکے میں ہی احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلّہ کی کمی کو وہ پورا کر سکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں عورتیں خشکے پر بہت سا آٹا ضائع کر دیتی ہیں۔ پہلے آٹے کے پیڑے پر کافی خشکہ لگاتی ہیں۔ پھر اس کو جھاڑتی ہیں اور جب روٹی پک جاتی ہے تو ایک دفعہ پھر اس پر سے خشکہ جھاڑتی ہیں۔ اگر عورتیں خشکہ میں احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلّہ کی کمی وہ آسانی سے پوری کر سکتی ہیں۔ لیکن فرض کرو اگر کوئی عورت خشکے میں یہ کمی نہیں نکال سکتی تو پھر بھی اس کے نتیجہ میں اگر کسی دن تکلیف پہنچ جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ چالیسویں حصہ کے حساب سے چالیس دنوں کے بعد ایک دن کا فاقہ بنتا ہے اور یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ اگر کوئی شخص انتالیس دن آپ روٹی کھاتا ہے اور ایک دن اپنے غریب بھائی کو کھلا دیتا ہے تو یہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے جو وہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۳۰ر مئی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:۔

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ درحقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملتا۔ جو صحابہؓ نے مدینہ میں دکھایا ہے اسلئے ہمیں کم سے کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ نے جہاں قادیان کے غرباء کے لئے غلّہ کی تحریک فرمائی وہاں پر یہ بھی فرمایا:۔

"پھر میں باہر کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان کی جماعتوں میں غریب احمدی ہوں تو وہ ان کا بھی خیال رکھیں۔ صرف یہی نہیں کہ قادیان کے غرباء کا خیال رکھا جائے بلکہ ہر جگہ کے غرباء کا مقامی جماعتیں خیال رکھیں۔ اور جو لوگ اپنے لئے غلّہ جمع نہیں کر سکتے ان کے لئے کچھ حصہ اپنے غلّہ میں سے الگ کر دیں۔ تاکہ وہ ان ایام میں اطمینان کے ساتھ روٹی کھا سکیں۔"

امسال شعبۂ خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ احباب کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک رکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ کو ان مقامات پر جہاں دار شتنگ نہیں اپنے اراکین اور دیگر احباب جماعت کو تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ ان ایام میں جب ہمارے آقا بیمار ہیں اس خدمت خلق کے کام کی طرف متوجہ ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ چاہیئے کہ مجالس انصار اللہ امراء اور غریب کے درمیان واسطہ کا کام دیں اور ربوہ اور باہر ہر جگہ اپنے غرباء کے لئے گندم کا مناسب انتظام کرا دیں اور اپنی کارگزاری سے شعبۂ ہذا کو مطلع فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں ایک باموقع سکنی اراضی قابلِ فروخت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی ایک کنال اراضی واقعہ محلہ باب الابواب ربوہ قطعہ نمبر ۱۶ بلاک نمبر ۱ قابلِ فروخت ہے۔ اراضی باموقع ہے۔ ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول اور ٹی۔ آئی کالج کے نزدیک ہے۔ خواہشمند احباب قیمت کے بارہ میں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت ناظم جائداد سے تصفیہ فرما لیں۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے لڑکے عزیزم منصور احمد بشیر نے امسال ایف۔ ایس سی جہلم میں کا امتحان دیا ہے۔ اس کی اعلےٰ کامیابی کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے تاکہ وہ اپنی اعلےٰ تعلیم کو مکمل کر سکے۔ (محمد اقبال حسین دار الصدر غربی۔ ربوہ)

مکرم محمد اقبال حسین صاحب نے بطور اعانت الفضل دو روپے عنایت کئے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالےٰ (مینیجر الفضل ربوہ)

(۲) عاجز اس وقت بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے تمام دوستوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ ناچیز کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور میری سب پریشانیاں دور فرمائے آمین (خدا بخش مدرس از ملتان)

(۳) میرے برادر اکبر چوہدری بدر الدین صاحب ملکی حال چک نمبر ۹۶ گ۔ ب ضلع لائلپور کو چند دنوں سے بائیں ٹانگ اور بائیں بازو پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مجید احمد کارکن حفاظت لائبریری کلاں ربوہ)

(۴) مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایم شریف احمد اختر احمد نگر)

(۵) میری بھانجی عزیزہ امۃ الحبیب اوکاڑہ میں میٹرک کے امتحان میں تمام طالبات میں ۷۲۵ نمبر حاصل کر کے اوّل آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو اور موجب برکات ہو۔ (۲) مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب جیوتی درویش قریباً ایک سال سے فالج سے بیمار ہیں اور آجکل ڈھاکہ میں ہیں۔ اس بیماری کے باعث وہ قادیان واپس نہیں آسکتے ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

(۶) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم کارکن دفتر وکیل المال کی بچی عرصہ تقریباً پندرہ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اب پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام سے اس کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد لطیف ربوہ)

(۷) میں تقریباً آٹھ ماہ سے پیچش کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ نیز میں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہوں۔ جس کی وجہ سے از حد پریشان ہوں۔ احباب جماعت بندہ کی صحت کاملہ اور مقدمہ میں بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد خاں پارسل کلرک ریلوے اسٹیشن روہڑی)

(۸) بندہ کی اہلیہ عرصہ دراز سے ذہنی طور پر سخت پریشان ہے۔ اور بندہ بھی بعض تفکرات کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ دے کر بندہ کی پریشانیاں دور فرمائے۔ (صوفی علی محمد تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۹) خاکسار بعارضہ درد گردہ اور بخار بیمار ہے۔ احباب سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مستری احمد بخش ساہیوال ضلع سرگودھا)

(۱۰) گذشتہ آٹھ ماہ سے میری اہلیہ دماغی عوارض میں مبتلا ہے۔ ہر چند علاج کے باوجود مرض میں افاقہ نظر نہیں آتا۔ نیز میری ساس کو وجع المفاصل اور ضیق الصدر کی ہر دو تکلیفات ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں جملہ عوارض سے شفایاب فرما کر صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (صوفی بشیر احمد آف کراچی)

(۱۱) میرے بھائی محمد ایوب مرزا عرصہ ۲۰-۲۵ روز سے تپ محرقہ اور خونی پیچش کے ساتھ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شمشاد مرزا فورتھ ایر۔ اسلامیہ کالج لائلپور)

(۱۲) میری دادی اماں صاحبہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلی آرہی ہیں چل نہیں سکتیں اور ہاتھ پاؤں کام نہیں کرتے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(عبد العلی شاد نہم اے۔ ربوہ)

(۱۳) خاکسار کی والدہ محترمہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (ظفر اقبال ابن سردار مصباح الدین چنیوٹ)

(۱۴) میرے لڑکے بشارت احمد کی صحت خراب ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ جماعت کے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد گنج مغلپورہ لاہور)

(۱۵) میری والدہ صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ بزرگان سلسلہ ان کی شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (طاہر محمود ولد عبد القدیر عاصم گنج مغلپورہ لاہور)

شیخ عبداللہ اور ان کے رفقاء کی مالی و قانونی امداد کی جائے

آزادی پسند اقوام اور جمہوری عناصر سے بیگم شیخ عبداللہ کی اپیل

نئی دلی ۹ جون۔ بیگم شیخ محمد عبداللہ نے تمام جمہوری عناصر اور دنیا کی آزادی پسند اقوام سے اپیل کی ہے۔ کہ شیخ محمد عبداللہ اور ان کے رفقاء ــــ جن پر نام نہاد سازش کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے ــــ کی اخلاقی و مادی اعانت کی جائے۔

بیگم شیخ عبداللہ اس کمیٹی کی صدر ہیں۔ جو نام نہاد مقدمہ سازش کے ملزمان کی طرف سے صفائی پیش کرنے اور ان کے تحفظ کے لئے مقبوضہ کشمیر میں قائم کی گئی ہے۔

بیگم شیخ عبداللہ نے اس نام نہاد مقدمہ کو مظلوم کشمیریوں کے حق خود اختیاری کی آزمائش کا نام دیا ہے۔ بیگم صاحب کی اپیل کی نقول کل یہاں شیخ عبداللہ اور ان کے رفقاء کی ڈیفنس کمیٹی کے کارکنوں نے تقسیم کی ہیں۔

ڈیفنس کمیٹی کی صدر بیگم شیخ عبداللہ نے دنیا کی آزادی پسند اقوام اور جمہوری عناصر سے مظلوم کشمیریوں کے نام پر اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ عبداللہ اور ان کے رفقاء کے خلاف مقدمہ مظلوم کشمیریوں کے لئے آزمائش کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور "ملزمان" مالی و قانونی اعانت کے محتاج ہیں۔ جن لوگوں کے خلاف مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ وہ ایک طویل عرصہ سے نظر بند ہیں اور اس طرح مالی طور پر بڑے ناساعد حالات سے دوچار ہیں۔

بیگم شیخ عبداللہ نے بتایا کہ ۱۹۵۸ء میں روپیہ جمع کرنے اور دوسرے انتظامات کرنے کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ لیکن اس کمیٹی کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اور اس کے تمام ارکان جلد ہی جیلوں میں ٹھونس دئے گئے۔ مقبوضہ کشمیر کی حکومت کی یہ کارروائی ان مظلوم محب وطنوں کو انصاف سے محروم کر دینے کے مترادف ہے۔ جو مظلوم کشمیریوں کے لئے ان کے پیدائشی حق خود اختیاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ آپ نے بخشی حکومت کی ان کارروائیوں کو اقوام متحدہ کے منشور کے منافی قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ شیخ عبداللہ اور ان کے رفقاء کے خلاف نام نہاد مقدمہ دراصل کشمیریوں کی آواز کو کچلنے کے مترادف ہے۔

بیگم شیخ عبداللہ نے کہا "مقبوضہ کشمیر میں حالیہ واقعات نے ریاست کے ۴۵ لاکھ عوام کو ناقابل بیان مصائب و آلام سے ہم کنار کر دیا ہے"

آپ نے مسئلہ کشمیر کے تاریخی حالات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے "یہ مسئلہ برصغیر ہند و پاکستان کی تقسیم کا پیدا کردہ ہے اور یہ تسلیم کیا جا چکا ہے کہ کشمیریوں کے پاکستان یا بھارت سے الحاق کا فیصلہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے ہوگا۔ لیکن گذشتہ ۱۰ گیارہ برسوں میں ان بین الاقوامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ بلکہ نت نئے بہانوں سے اسے ٹالا جا رہا ہے۔ اس طرح یہ مسئلہ نہ صرف فریقین یعنی پاکستان اور بھارت کے اقتصادی وسائل پر بوجھ ہے بلکہ بین الاقوامی امن کے لئے ایک زبردست خطرہ بنا ہوا ہے۔ کشمیر دو ملکوں کی فوج کی گرفت میں ہے۔ جو حد متارکہ جنگ کے دونوں جانب صف آرا کھڑی ہیں۔

فوجی امداد کا پروگرام بند کرنے کی مخالفت

واشنگٹن ۹ر جون۔ نیویارک سے امریکی سینٹ کے ری پبلکن رکن مسٹر کینتھ بی کیٹنگ نے ان تجاویز کی شدید مخالفت کی ہے۔ کہ امریکہ دوسرے ملکوں کو فوجی امداد اور دوسرے عطیات دینے کا پروگرام بند کر دے مسٹر کینتھ بی کیٹنگ ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں ڈیموکریٹک پارٹی کے سینیٹر مائک مینسفیلڈ کی تجاویز کا جواب دے رہے تھے۔

مسٹر کیٹنگ نے کہا "مسٹر مینسفیلڈ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ کمیونسٹوں سے گھرے ہوئے علاقوں بالخصوص مشرق بعید میں ہمارے بعض حلیفوں نے محض ہماری فوجی امداد کے سہارے اپنے اقتصادی وسائل سے متجاوز فوجیں رکھی ہوئی ہیں۔

ایک ماہ میں ایک سو ترانوے قتل

لاہور ۹ر جون۔ اپریل ۱۹۵۸ء کے دوران مغربی پاکستان میں جرائم کی ۴۰۸۷ وارداتیں ہوئیں۔ گزشتہ سال اسی مہینے میں ۵۰۸۶ وارداتیں ہوئی تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ اس بار ۹۷۹ وارداتیں کم ہوئیں۔ راولپنڈی اور بہاولپور ڈویژنوں میں وارداتوں میں اضافہ ہوا لیکن دوسرے علاقوں میں وارداتیں کم ہوئیں۔ اس سلسلے میں ڈیرہ غازیخان کا نمبر سب سے پہلے آتا ہے۔ کیونکہ وہاں وارداتوں میں ۴۰ فیصد کمی ہوئی اور لاہور میں ۲۱ فیصد کمی ہوئی قتل کی وارداتوں کے سلسلے میں زیر تبصرہ مہینہ کے دوران میں ایک سو ترانوے وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی۔ گذشتہ سال اسی مہینے میں دو سو ستر وارداتیں ہوئی تھیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ستتر وارداتیں کم ہوئیں۔

ملتان ڈویژن میں پھلوں کے مزید ایک سو ستائیس باغ لگائے گئے

ملتان ۹ جون۔ سرکاری اعلان کے مطابق اپریل میں ملتان ڈویژن کے کاشتکاروں کے لئے بائیس ہزار من بنولہ بیج کی غرض سے فراہم کیا گیا تھا۔ تاکہ اس علاقے میں نسبتاً زیادہ کپاس پیدا کی جا سکے۔ اس میں سے چودہ ہزار نو سو پچاس ٹن بنولہ ضلع منٹگمری کے لئے ۵ ہزار چھ سو چھیاسٹھ من ضلع لائلپور کے لئے ۹۳۲ من ضلع جھنگ کے لئے اور ۳۷۲۱ من بنولہ ضلع ملتان کے لئے فراہم کیا گیا تھا۔ اس طرح اس ڈویژن کے کاشتکاروں کے لئے چاول کی بوائی کے لئے ۱۰۷۵ ٹن چاول اور سبزیوں کی بوائی کے لئے پچیس ہزار پونڈ بیج فراہم کیا گیا ــــ ان کاشتکاروں کے لئے نو ہزار نوے ٹن کیمیائی کھاد تین سو پانچ جدید آلات کشاورزی بھی فراہم کئے گئے ــــ

ڈویژن بھر میں دو سو انیس عملی مظاہرے کر کے کسانوں اور زمینداروں کو دکھایا گیا۔ کہ جدید آلات کشاورزی سے کس طرح کام لیا جاتا ہے۔ محکمہ زراعت نے ڈویژن میں ایک سو ستائیس میوے کے باغ لگائے۔

عنقریب چقندر سے چینی بنائی جانے لگے گی

پشاور ۹ جون معلوم ہوا ہے کہ چارسدہ شوگر ملز میں اس سال جولائی سے چقندر سے چینی تیار ہونے لگے گی۔ اس مقصد کے لئے حال ہی میں ۴۴ لاکھ روپے کی مالیت کی مشینری درآمد کی گئی تھی۔ اور ان دنوں لگائی جا رہی ہے

پاکستان میں چقندر سے چینی حاصل کرنے کا یہ پہلا تجربہ ہوگا۔ اور اس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی ہے کہ ملک کی تمام چینی کی ملیں گنے کا موسم ختم ہونے کے بعد تقریباً پانچ ماہ تک بیکار رہتی ہیں۔

چقندر سے چینی حاصل کرنے والی مشینری روزانہ ڈیڑھ ہزار ٹن چقندر پیل سکتی ہے اور یہ پچیس دن کام کر کے پندرہ ہزار پانچ سو پچاس ٹن چینی تیار کر سکتی ہے۔ اس طرح ملک کو پینسٹھ لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی

صدر لبنان قاہرہ جائیں گے

قاہرہ ۹ جون۔ لبنان کے وزیر اعظم مسٹر رشید کرامی متحدہ عرب جمہوریہ کے تین روزہ دورے کے بعد قاہرہ سے بیروت واپس روانہ ہو گئے۔ قاہرہ میں اپنے قیام کے دوران میں مسٹر کرامی نے لبنان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے درمیان ایک اقتصادی سمجھوتہ پر دستخط کئے۔ جس سے دونوں ملکوں کے بیشتر حل طلب اقتصادی مسائل کا تصفیہ ہو گیا ہے

قاہرہ کے اخبارات نے لبنانی وزیر اعظم مسٹر رشید کرامی کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ لبنان کے صدر فواد شہاب اس موسم گرما میں قاہرہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔

صحت کے منصوبوں پر ساٹھ کروڑ روپے خرچ کئے گئے

کراچی ۹ جون۔ مغربی اور مشرقی پاکستان میں ۱۹۵۱ء کے بعد سے سماجی بہبود کے پروگرام کے تحت صحت کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ساٹھ کروڑ تیس لاکھ آٹھ ہزار روپے کی رقم خرچ کی گئی

مغربی پاکستان میں صوبائی حکومت کو اس مقصد کے لئے چار کروڑ دس لاکھ روپے کی رقم مہیا کی گئی۔ جس نے بیشتر سکیموں کو مکمل کر لیا ہے۔ اس وقت جو سکیمیں زیر عمل ہیں ان کے لئے سال گذشتہ نواسی لاکھ پینسٹھ ہزار روپے کی منظوری کی گئی تھی۔

مغربی پاکستان میں جن بڑی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے ان میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کا قیام (ساٹھ لاکھ روپے) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہسپتال اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور کی توسیع و ترقی (تیس لاکھ روپے) سابق پنجاب میں ضلعی اور ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں کی ترقی (ستر لاکھ روپے) سابق پنجاب میں دو سو پانچ دیہی ڈسپنسریوں کی دوبارہ تعمیر (چالیس لاکھ روپے) سابق سندھ میں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی توسیع و ترقی (تیس لاکھ روپے) سابق سندھ میں ہسپتالوں کے سامان کی سپلائی (بیس لاکھ روپے) بلوچستان میں دیہی ڈسپنسریوں کا قیام (گیارہ لاکھ بائیس ہزار روپے) ایبٹ آباد میں سو بستر کے ایک نئے ہسپتال کا قیام (نو لاکھ ساٹھ ہزار روپے) اور پشاور میں عورتوں کے ایک نئے ہسپتال کی تعمیر (نو لاکھ ستر ہزار روپے) شامل ہیں۔

مشرقی پاکستان میں اب تک نو کروڑ باون لاکھ آٹھ ہزار روپے خرچ کئے گئے اور صحت کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے صوبائی حکومتوں نے مذکورہ سکیموں کو ان فنڈز کی مدد سے مکمل کیا ہے۔ جو حکومت پاکستان نے سماجی بہبود کے پروگرام کے تحت مہیا کئے ہیں۔

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

برائے لاہور
؍ سرگودھا خوشاب

				شام	
۵-۱۵	۶-۱۵	۹-۳۰	۱-۰۰	۴-۰۰	۷-۰۰
۸-۱۵	۱۲-۳۰	۲-۳۰	۶-۱۵	۹-۱۵	۱۱-۱۵

گاڑی بارش یا سواری کی زیادتی کی وجہ سے چند منٹ لیٹ ہو سکتی ہے۔ اڈا انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

آپ ۱۷ر اکتوبر ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے تھے اگرچہ آپ کے والد حضرت حکیم مولوی عمر الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف صریح ضلع جالندھر اور آپ کے ماموں حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ہی حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اور اسی طرح آپ کی والدہ صاحبہ محترمہ اور نانی صاحبہ محترمہ بھی حضور علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہو چکی تھیں۔ تاہم آپ نے خود ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ گو بعد میں آئے لیکن ایک دفعہ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آپ نے آخر تک اپنی زندگی خدمت اسلام و خدمت سلسلہ کے لئے صحیح معنوں میں وقف کئے رکھی اور اس طرح خدمات کا ایک شاندار ریکارڈ قائم کر دکھایا۔

اوائل میں آپ آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر فائز تھے بسلسلہ ملازمت زیادہ عرصہ آپ فیروزپور میں اور پھر راولپنڈی میں مقیم رہے اور دونوں جگہوں پر امیر جماعت کے طور پر نہایت اہم خدمات بجا لائے۔ مزید برآں دوران ملازمت میں آپ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت میں ہمیشہ سینہ سپر رہے اور اس لحاظ سے قوم کی کچھ کم خدمت سرانجام نہیں دی۔ ۱۹۲۸ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ ہجرت کر کے قادیان آگئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۳ء تک آپ نے انگلستان میں بطور امام مسجد لندن خدمات سرانجام دیں۔ اور وہاں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ وہاں سے واپس آکر آپ نے کچھ عرصہ ناظر امور عامہ و خارجہ کے طور پر کام کیا۔ بعد ازاں ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۶ء تک اور پھر ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۹ء تک ناظر بیت المال کے عہدے پر فائز رہے اور اس طویل عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایات جماعت کے مالی نظام کو مستحکم بنانے میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعاگو اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ آپ کا اکثر وقت قرآن مجید کی تلاوت، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کے مطالعہ اور اخبار بینی میں گزرتا تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں متعدد مناظرے بھی کئے۔ ان میں سے ایک "فرزند علی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ نیز ہو میں ایک سال افسر جلسہ سالانہ کے فرائض بھی ادا کئے۔ آپ دینی شغف اور علمی مذاق کے ساتھ ساتھ بہت اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت کے بھی مالک تھے۔ آپ نے زندگی بھر اپنی ان خداداد صلاحیتوں کو خدمت دین کے لئے وقف کئے رکھا۔

فالج کی شکایت اور دیگر عوارض کے علاوہ گذشتہ آٹھ دس روز سے آپ کو شدید بخار رہنے لگا تھا جس کی وجہ سے ضعف بہت بڑھ گیا اور علاج معالجے کے باوجود افاقہ نہ ہوا اور طبیعت دن بدن زیادہ خراب ہوتی گئی۔ بالآخر ۹ر جون کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر داعی اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل یہ تھا کہ نہ صرف آپ خود خدمت دین کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی خادم دین عطا کی۔ چنانچہ آپ نے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر کیپٹن بدر الدین صاحب جو آجکل بورنیو میں پریکٹس کرتے ہیں، خدمت سلسلہ میں بہت پیش پیش ہیں اور تبلیغ اسلام کا خاص جوش رکھتے ہیں۔ بورنیو، فلپائن اور دیگر ملحقہ جزائر میں آپ نے اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے مکرم محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر ہیں۔ نیز مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے معتمد کے طور پر بھی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ کے تیسرے صاحبزادے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ میں نائب ناظر تعلیم کے عہدے پر فائز ہیں۔ اسی طرح آپ کے نواسے مکرم شیخ خورشید احمد صاحب الفضل میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے حنیف احمد اور رفیق احمد ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنے میں مصروف ہیں۔ پانچ بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں بفضلہ شادی شدہ ہیں۔ اور دو بیٹیاں ابھی قابل شادی ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر آپ کے صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری اور پورا پتہ خوشخط لکھیں!

ضروری اعلان

کاغذ کے پرمٹ کے بروقت نہ پہنچنے کے باعث ماہ جون کا الفرقان بروقت شائع نہیں ہو سکا۔

اب ماہ جون اور ماہ جولائی کا رسالہ الفرقان جو ڈبل حجم کا ہو گا۔ مورخہ ۵ر جولائی کو شائع ہو گا۔ یہ نمبر نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔ جملہ خریدار اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

خاکسار:۔ مینیجر رسالہ الفرقان — ربوہ

اعلان

مورخہ ۲۶/۶/۵۹ کو تین عورتیں مسمات جنتے۔ دولت بی بی اور مریم بی بی گھی جس میں بناسپتی ملا ہوا تھا بیچ رہی تھیں جنہیں عبد الغفور محلہ دار الرحمت غربی دفتر میونسپل کمیٹی میں لایا تھا۔ وہ گھی دفتر میں چھوڑ کر پانی پینے کے بہانے چلی گئی تھیں۔ اُن کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آکر اپنا گھی لے جائیں۔ اگر پندرہ ماہ جون ۱۹۵۹ء تک وہ گھی لینے نہ آئیں تو گھی نیلام کر کے زر نیلام میونسپل فنڈ میں جمع کر دیا جائے گا۔

المشتہر:۔
ایڈمنسٹریٹر ربوہ میونسپلٹی

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

قلندر اور خدا جانے کیا کیا روپ دھار کر اسلام کے راستہ سے بھٹک گئے۔ اس طرح پر جو ظلمتیں پھیلیں۔ ان کی تفصیلات میں جانا یہاں ممکن نہیں۔ رہبانیت۔ ہندو ویدانت اور بدھ ازم نے جو پگ ڈنڈیاں نکالی تھیں۔ یہ لوگ بھی ان پر چلنے لگے۔ مگر اس کا بڑا نقصان یہ ہوا کہ جس طرح ظاہر پرستوں نے ہندی کی چندی نکال کر جاہلوں کے ہاتھ میں لڑائی جھگڑے کے ہتھیار دے دئے اس طرح طریقت والوں میں بھی جاہل پیر بن گئے جو عوام کو فریب دینے لگے جن کی داستانیں آج بھی اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور قرب الٰہی کے صحت مند اور قرآن و سنت نے جو ذرائع واضح کئے تھے وہ تاریکیوں میں جا پڑے۔